### خواجہ خواجگان شمس الہند

# حضرت خواجہ سید محمد چنن شاہ نوری

### (دائم الحضوری قدس سرہُ العزیز)

## ولادت باسعادت:

شمس الہند حضرت خواجہ سید محمد چنن شاہ نوری قدس سرہ کی تاریخ ولادت ۱۷۸۹ سے ۱۷۹۰ کے درمیان ہے۔ آپ کی ولادت کا وہی زمانہ ہے جب مغلیہ سلطنت کے اقتدار کا سورج زوال پذیر ہی نہیں بلکہ غروب ہو چکا تھا۔ رنجیت سنگھ کی یورشوں نے پنجاب بھر میں بے اطمینانی کی کیفیت پیدا کر رکھی تھی۔ یہ حالات رنجیت سنگھ کے مہاراجہ بننے کی شہادت دے رہے تھے۔ انیسویں صدی کی ابتداء میں راجہ رنجیت سنگھ پنجاب پر قابض آ چکا تھا۔ رنجیت سنگھ کا خصوصی ہدف مسلمان تھے دوسری طرف فرنگی اقتدار ہندوستان میں اپنے پنجے مضبوط کر چکا تھا۔ ان حالات میں سنت الٰہیہ کے مطابق حضرت سید چنن شاہ قدس سرہ کی صورت میں مسلمانوں کے روحانی عروج کے لئے ان کو یہ عظیم رہنما عطا کیا گیا۔

## آلومہار شریف میں آمد:

آپ کے خاندان کا اصل وطن خراسان تھا۔ خراسان میں آپ کے آباؤ اجداد حکمران تھے۔ نیرنگئ دوراں نے اقتدار سے محروم کر کے ہجرت پر مجبور کر دیا۔ آپ کا خاندان بھکر میں آباد ہوا پھر کچھ مدت قیام کے بعد پنجاب میں آلومہار تشریف لے آئے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ اس خاندان سادات میں کاملین پیدا ہوتے رہے مگر حضرت شمس الہند قدس سرہ کے وجود مسعود سے آلومہار شریف کو شہرت دوام حاصل ہوا۔

## تعلیم وتربیت:

آپ بچپن ہی سے بلا کے ذہین، نہایت فطین، خاموش طبع اور تنہائی پسند تھے۔ آٹھ سال کی عمر میں آپ قرآن حکیم کی تعلیم سے فارغ ہو کر قطب متداولہ کی تحصیل میں اپنے شب وروز صرف کرنے لگے۔ قرآن، حدیث، فقہ، علوم عقلیہ اور نقلیہ میں مہارت تامہ کے بعد اپنے برادر سید دیدار علی شاہ کے ہمراہ تشریف لے گئے وہ حکومت کے اعلیٰ عہدے پر فائز تھے اُنہوں نے حضرت شمس الہند کو بھی اپنے ماتحت ملازمت دلوادی۔ ملازمت کے دوران تلاش حقیقت کی جستجو رہتی، جہاں کہیں اہل اللہ کا نام سنتے دیوانہ وار حاضر ہو جاتے۔ خبر ملی کہ دریائے کابل کے کنارے ایک انتہائی باکمال بزرگ ہیں۔ آپ فوراً ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بزرگ فرمانے لگے:

**”شاہ صاحب آپ کا حصہ کہاں ہے اور آپ کہاں تلاش تر رہے ہیں“؟**

اس بات نے شوق کو مزید بڑھا دیا اور آپ ملازمت چھوڑ کر آلومہار شریف واپس تشریف لے آئے۔

## تلاش مرشد:

دریائے کابل والے بزرگ کے فرمان کے مطابق آپ آلومہار شریف واپس تشریف لائے اور تلاش مرشد میں سرگرداں رہنے لگے ایک دن آپ اپنے برادر سید یدار علی شاہ کے ہمراہ سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ آپ کے بھائی اپنے کسی کام میں مصروف ہو گئے دریں اثناء کسی نے خبر دی کہ محلّہ رنگ پورہ سیالکوٹ میں ایک کامل بزرگ تشریف لائے ہیں یہ سُنتا تھا کہ آپ بے قرار ہو کر ان سے ملنے کو روانہ ہو گئے۔ راستے میں خیال آیا کہ مرشد کامل سید ہو، عالم، فاضل ہو پھر بیعت کروں گا۔ جب آپ ہادی نامدار قدس سرہ کے حجرے میں داخل ہوئے اور چہرہ انور پر پہلی نظر پڑی تو اُن کے رعب وجلال سے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ آپ حضرت کے پیچھے جا بیٹھے اور درود شریف پڑھنے لگے۔

جوں ہی آپ نے درود شریف پڑھنا شروع کیا تو حضرت ہادی نامدار قدس سرہ فرمانے لگے بعض اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں کہ پیٹھ پیچھے بیٹھ کر درود شریف پڑھتے ہیں اور ادب کا بھی خیال نہیں کرتے۔ حضرت شمس الہند یہ سنتے ہی چونک اٹھے۔ آرزوئے بیعت دل میں مچلنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد بیعت کے لئے عرض کیا تو حضرت ہادی نامدار قدس سرہ فرمانے لگے:

”شاہ جی میں نہ تاں سید آں، نہ عالم آں، میں تاں پیر پٹھان آں“

حضرت شمس الہند فرمانے لگے حضرت یہ خیال تو آپ کی زیارت سے قبل تھا اب تو میرے لئے سب کچھ آپ ہی ہیں۔ چنانچہ حضرت ہادی نامدار نے آپ کو بیعت فرما کر خصوصی نظر عنایت فرمائی کہ آپ بے ہوش ہو گئے، وجد حال سے افاقہ ہوا تو آپ فنافی الشیخ کی منزل میں گم ہو گئے اور مرشد کی محبت وصحبت کا غلبہ اور جذبہ شدید ہو گیا۔

## گھوڑی کی خدمت پر فیض وبرکت:

ایک دن ہادی پاک کسی خاص مجلس میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں ایک بچھیری بطور نذرانہ پیش کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے عزیز! میں مسافر اور اکیلا ہوں ایسی حالت میں یہ گھوڑی کون سنبھالے گا؟

حضرت شمس الہند نے فرمایا یہ گھوڑی مجھے عنایت فرما دی جائے آج سے میں اس کی خدمت کروں گا اور جوان ہونے پر آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ چنانچہ درخواست پر وہ گھوڑی آپ کو عنایت کر دی گئی۔ گھر پہنچ کر گھوڑی کے لئے گھاس اکٹھا کرنے اور اس کو پانی پلانے کی کے علاوہ تمام دیگر خدمات بھی اپنے ذمہ لے لیں۔ گھوڑی کی خدمت کے لئے گائے خریدی گئی اور اس کے دودھ میں پتاشے ملا کر گھوڑی کو پلا دیا جاتا۔ دوسال کے عرصہ میں گھوڑی خوب تندرست، توانا اور خوب فربہ ہو گئی۔

حضرت ہادی نامدار قدس سرہ کی سیالکوٹ آمد پر حضرت شمس الہند نے گھوڑی کو نئی زین اور سامان سے آراستہ کیا اور خوب سجا سنوار کر آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت ہادی نامدار نے پوچھا یہ گھوڑی کہاں سے آئی؟ آپ نے عرض کیا حضور یہ وہی گھوڑی ہے جو آپ نے خدمت کے لئے مجھے عنایت کی تھی۔

حضرت ہادی پاک نے خوش ہو کر فرمایا!......... ''واہ شاہ جی'' ....... آپ کے ان لفظوں سے عجیب کیفیت طاری ہوگئی اور حضرت شمس الہند کو یک لخت ''کشف کونی'' کا مرتبہ حاصل ہوگیا۔ اس کے بعد حضرت ہادی پاک قدس سرہ گھوڑی پر سوار ہو کر کسی مرید کے گھر تشریف لے گئے۔ گھوڑی کی خوش خرامی پر مسرت کا اظہار فرما کر حضرت ہادی نامدار قدس سرہ نے فرمایا: **''واہ شاہ صاحب''** !

آپ فرماتے ہیں کہ ان الفاظ سے میرے انفسی مراحل بھی طے ہوگئے۔

## دربار چوراہی میں خدمت:

ایک مرتبہ حضرت ہادی نامدار قدس سرہ نے دربار عالیہ تیراہ شریف کی حاضری کا ارادہ فرمایا اور اپنے ہمراہ حضرت سید چنن شاہ قدس سرہ کو لے کر روانہ ہوئے۔ جب ہادی پاک اپنے مرشد برحق خواجہ خواجگان، حضرت نور محمد تیراہی المعروف باوا جی کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے تو راز و نیاز کی باتوں کے دوران عرض کرنے لگے حضور! آلومہار شریف سے ایک شہباز کو اپنے ساتھ لایا ہوں۔ آپ کی خدمت میں یہ بہترین تحفہ پیش کرتا ہوں اس کو اپنے سلسلے کے فروغ کے لئے قبول فرمائیں اور مزید فیض بھی عطا فرمائیں۔ حضرت باوا جی نے آپ کو دیکھتے ہی فرمایا:

**''نامدار! عجب تحفہ لائے ہو یہ تو سورج ہے''**

(غالباً اسی وجہ سے آپ کو شمس الہند کہا جاتا ہے)

حضرت باوا جی قدس سرہ نے حضرت چنن شاہ قدس سرہ کو حکم دیا کہ شاہ جی! لنگر پکوایا کرو اور تقسیم کیا کرو چنانچہ آستانہ کی خدمت سرانجام دینے میں حضرت ہادی نامدار قدس سرہ کی جو حالت تھی بعینہ وہی حالت حضرت سید چنن شاہ قدس سرہ کی بھی ہوگئی۔ حتیٰ کہ آپ کے کپڑے بوسیدہ ہو کر ہاتھ لگانے سے ریزہ ریزہ ہونے لگے یہ دیکھ کر حضرت باوا جی قدس سرہ نے اپنا جوڑا اور نعلین مبارک عطا فرمایا۔ آپ نے قمیص تو زیب تن فرمالی مگر نعلین پہننا خلاف ادب سمجھ کر اپنے سینے پر باندھ لیے۔

## دربار چوراہی سے خلافت:

اس لباس کی بھی وہی حالت ہوگئی تو یاران طریقت میں سے کسی نے حضرت باوا جی قدس سرہ کو اطلاع کر دی حضرت باوا جی قدس سرہ نے تمام دوستوں کو جمع کیا اور فرمایا چنن شاہ کو بلاؤ آپ فوراً حاضر ہوگئے۔ حضرت باوا جی نے حکم دیا قمیص اتار دو لو یہ نئے کپڑے پہن لو۔ یہ سننا تھا کہ راز افشاں ہونے کے غم سے آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور آپ ہچکیاں لے کر رونے لگ گئے۔ یہ دیکھ کر حضرت باوا جی قدس سرہ نے اپنے دست مبارک سے آپ کی قمیص اتاری تو حاضرین مجلس نے دیکھا کہ مرشد کے عطا کردہ نعلین مبارک آپ نے اپنے سینے سے باندھے ہوئے ہیں۔ عقیدت و محبت کا یہ عالم دیکھ کر حاضرین مجلس پر ذوق و شوق اور سوز و گداز کی کیفیت طاری ہوگئی، حق ھُو کے نعرے بلند ہوئے اور تمام مجلس پر وجد طاری ہوگیا۔ آپ کیفیت وجد میں بے ہوش ہوگئے۔ حضرت باوا جی قدس سرہ نہایت شفقت سے آپ کے جسم اقدس پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ جب آپ ہوش میں آئے تو آپ کو خلافت عظمیٰ سے نواز کر فرمانے لگے:

”رات کے بعد جس طرح سورج جہاں کو روشن کرتا ہے اسی طرح چنن شاہ دنیا کو روشن کر دے گا۔ یہ فرما کر دربار سے رخصت ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ آپ بارہ برس لنگر کی خدمت کرنے کے بعد یہ اعزاز پا کے واپس لوٹے“

## دوطرفہ خلافت سے مخمور:

حضرت باوا جی سے خلافت کا شرف حاصل کرنے کے بعد آپ ننھیال شریف میں اپنے پیر و مرشد حضرت ہادی نامدار قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، چند دن قیام کے بعد حضرت ہادی نامدار قدس سرہ نے بھی آپ کو خلافت کے اعزاز سے نوازا یوں دو طرفہ فیض سے مخمور ہو کر آپ آلومہار شریف تشریف لائے۔

## فیض عام:

آپ کا آلومہار شریف تشریف لانا تھا کہ ہر سُو آپ کا فیض نور کی طرح پھیل گیا۔ ہر خاص و عام دیوانہ وار آلومہار شریف کا رخ کرنے لگا۔ سالکین آپ کی نگاہ کیمیا اثر سے منزل فنا پر فائز ہو کر دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتا۔ عشق مجازی میں گرفتار عاشق حقیقی بن گئے۔ طالب دنیا آپ کی صحبت میں آ کر طالب مولا بن گئے۔ کوئی گھوڑیاں چرا کر فیض پا رہا ہے تو کوئی آپ کی خدمت کر کے روحانی منازل طے کر رہا ہے، کوئی لباس پر مقرر تھا تو کوئی وضو پر، کوئی لنگر پر مامور تھا تو کوئی لنگر کے ٹکرے کھا کر دین و دنیا پا گیا۔ کئی غربت کے مارے شہنشاہ ہو گئے۔

## حلیہ مبارک:

خانوادۂ سادات سے تعلق رکھنے کی وجہ سے آپ کو حسن و رعنائی وراثت میں ملی تھی۔ آپ کا چہرہ مطلع انوار، کلیوں کی طرح مسکراہٹ، چشم غزلاں، آنکھوں میں سرخ ڈورے، ریش نورانی، کشادہ منور پیشانی، ہونٹ تازہ گلاب کی طرح کھلے ہوئے۔ جب تبسم فرماتے تو نہایت خوشنما معلوم ہوتے۔ آپ کو قدرت نے اس قدر حسن سے نوازا تھا کہ آپ کے چہرہ انور پر نظر نہیں جمتی تھی، بے ساختہ نظریں اٹھ جاتیں تو عشاق محویت و مستی کے عالم میں ہوش کھو بیٹھتے۔ سرو قد تھے مجمع میں چلتے تو سب سے بلند نظر آتے۔

## لباس مبارک:

آپ کے لباس کی قطع وضع عین سنت کے مطابق ہوتی۔ سر پر گول چھوٹی سی پگڑی، کھلے بازوؤں والا کرتہ اور کھلے پائنچوں والا ہندوستانی وضع پائجامہ استعمال کرتے۔ سردیوں میں موٹے اور گرمیوں میں باریک کپڑے پہنتے، دو تین جوڑوں سے زیادہ پارچہ جات زیر استعمال نہ لاتے۔ عموماً جمعۃ المبارک کو حجامت بنواتے اور صاف دُھلا ہوا لباس زیب تن فرماتے۔ کنگھی، سرمہ اور خوشبو عموماً استعمال فرماتے اور موسم سرما میں چمڑے کے موزے بھی پہنتے۔

## خوراک:

ابتدائے نسبت طریقت سے لے کر تا وصال آپ ہمیشہ کم خوراکی پر عمل پیرا ہوئے۔ ستر سال کی عمر کے بعد آپ کا معمول تھا کہ ایک گائے سفر و حضر میں آپ کے ساتھ رہتی۔ گائے کے ایک پاؤ دودھ سے ہی ناشتہ فرماتے جبکہ دوپہر کو ایک چھوٹی سی خمیری روٹی تناول فرماتے جس پر گائے کا مکھن لگاتے کبھی سالن اور کبھی بغیر سالن تناول فرماتے اور رات کو گائے کا آدھ سیر دودھ نوش فرماتے۔ کھانے پینے میں سادگی کا یہ عالم تھا کہ جو بھی روکھا پھیکا سامنے آجاتا بلا تکلف تناول فرمالیتے۔ اس میں نہ تو کوئی فرمائش تھی اور نہ تو کوئی اہتمام۔

## معمولات:

حضرت شمس الہند قدس سرہ نماز تہجد حجرہ مبارک میں ادا فرماتے۔ نماز فجر تک ذکر نفی اثبات اور مراقبہ میں مشغول رہتے۔ نماز باجماعت کا خصوصی اہتمام فرماتے۔ اکثر کسی صالح یا عالم آدمی کو امامت کے لئے فرماتے اگر کبھی کوئی جماعت کروانے والا نہ ہوتا تو خود امامت کرواتے مگر سلام پھیرنے پر دائیں اور بائیں طرف کے نمازیوں کو وجد ہو جاتا اور سلوک بھی طے ہو جاتا۔ آپ کی امامت میں نماز ادا کرنے سے لوگوں کو وہ فیض حاصل ہو جاتا جو کئی برسوں کے مجاہدوں سے بھی حاصل نہیں ہوتا تھا۔

نماز فجر ادا کروانے کے بعد تلاوت قرآن پاک، نماز اشراق اور حلقہ ذکر کرواتے اس کے بعد بیعت کے لئے آنے والے عقیدت مندوں کو بیعت فرماتے بعد ازاں گھر تشریف لے جاتے اور مہمانوں کے لئے کھانے کا بندوبست فرماتے۔ کھانا خود تقسیم فرماتے تکمیل تقسیم کے بعد کھانے کی اجازت فرماتے، کھانے کے بعد دوستوں کو رخصت فرماتے۔ دوپہر کے وقت سنت نبوی کے مطابق قیولہ فرماتے ظہر کی نماز باجماعت ادا فرمانے کے بعد قرآن پاک کی تلاوت فرماتے دلائل الخیرات پڑھتے۔ زائرین وارادت مندوں کو تبلیغ فرماتے۔

نماز عصر باجماعت ادا کرنے کے بعد ختم خواجگان، دیگر وظائف اور ختم بسم اللہ شریف بصورت حلقہ پڑھتے۔ اگر کچھ وقت بچتا تو حلقہ ذکر کرتے، نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد نماز اوابین ادا فرماتے بعد ازاں لنگر تقسیم فرماتے، نماز عشاء باجماعت ادا کرنے کے بعد خواہش مند حضرات کو بیعت فرماتے، بعد ازیں کافی دیر آرام فرما کر کبھی باہر جا کر اور کبھی مصلیٰ پر ہی ذکر و مراقبہ فرماتے۔

## نوری دائم الحضوری:

اکثر بزرگوں سے سننے میں آیا ہے کہ کمال لطافت و نورانیت کی وجہ سے سورج کی روشنی میں آپ کا سایہ نظر نہیں آتا تھا۔

روضہ عالیہ آلومہار شریف کے جنوب مغرب کی طرف ایک چھوٹی سی تین گنبدوں والی مسجد ہے۔ حضرت چنن شاہ نوری دائم الحضوری خود اپنے ہاتھوں سے اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لیتے رہے۔ اب وہ مسجد شہید کر کے اس جگہ پر ایک بڑی جامع مسجد تعمیر کی گئی ہے جس کے تمام اخراجات حضرت صاحبزادہ سید افتخار الحسن شاہ مدظلہ، جگر گوشہ حضرت خطیب الاسلام قدس سرہ نے خود برداشت کیے۔

## جنت کی بشارت:

آپ فرمایا کرتے تھے کہ **”میرا جو مرید کم از کم اکیس بار روزانہ صبح اسم ذات کا ورد کرے گا میں اس کو جنت کی بشارت سناتا ہوں“**۔

## خلفاء:

حضرت شمس الہند قدس سرہ کے حلقہ تربیت سے چار سو افراد خلافت مطلقہ سے سرفراز ہوئے۔ جن میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں:

☆.... حضرت محمد صدیق علیہ الرحمہ (آلومہار شریف)
☆.... حضرت فقیر محمد علیہ الرحمہ (گورالہ شریف شکر گڑھ)
☆.... حضرت مولانا خواجہ احمد دین علیہ الرحمہ (فتووالی شکر گڑھ)
☆.... حضرت میاں فیض رسول علیہ الرحمہ (دادوالی گوجرانوالہ)
☆.... حضرت پیر امانت علی علیہ الرحمہ (گڈگور شریف)
☆.... حضرت سید روشن شاہ پنج گرائیں علیہ الرحمہ (ڈسکہ)
☆.... حضرت بابا امیر الدین ولی علیہ الرحمہ (بدھو پور ضلع سیالکوٹ)
☆.... حضرت فضل الدین نقشبندی علیہ الرحمہ (لاہور)
☆.... حضرت پیر محمد نقشبندی علیہ الرحمہ
☆.... حضرت غوث محمد نقشبندی علیہ الرحمہ

## وصال:

آپ نے سو برس عمر پائی بالآخر نماز مغرب ادا کرتے ہوئے آخری سجدے میں یہ آفتاب روحانیت ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا اور اپنی ضیاء پاش کرنوں سے کئی چاند اور ستارے روشن کر گیا۔

**چن ڈب دیاں ڈب دیاں ڈب جاندا**
**جھلک نور دی تاریاں تے سٹ جاندا**

آپ کی تاریخ وصال بروز پیر ۵ ربیع الاول ۱۳۰۸ھ بمطابق ۱۸۹۰ء ہے۔

# روحانی تصرفات

## روحانی توجہ:

ایک آدمی بغرض بیعت آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ بیعت فرمانے لگے تو عرض کیا قبلہ میری بیوی بھی ساتھ ہوتی تو ہم اکھٹے بیعت ہوتے۔ آپ فرمانے لگے اسے بھی بیعت کرلیں گے۔ بیعت کرنے کے بعد فرمایا جاؤ اپنے گھر کی خبر لو۔ اس کا گاؤں تقریباً آلومہار شریف سے چار کوس کے فاصلے پر تھا۔ وہ چلا گیا۔ گھر پہنچا تو بیوی بے ہوش پڑی تھی لوگ جمع تھے۔ معاملہ سمجھ گیا لوگوں کو ہٹایا۔ جب بیوی ہوش میں آئی تو پوچھا کیا بات ہے؟ کہنے لگی فلاں وقت تھا ایک بزرگ تشریف لائے، بیعت کیا، اسم ذات کا ذکر کرایا تو میں بے ہوش ہوگئی۔ خاوند کہنے لگا اگر دیکھو گی تو پہچان لوگی کہا ہاں۔ دونوں آلومہار شریف حاضر ہوئے دیکھتے ہی کہنے لگی یہی بزرگ ہیں۔ دونوں میاں بیوی نے آپ کی خدمت میں ہی زندگی گزار دی۔

## جنات کی شرارت اور شمس الہند کا تدراک:

خواجہ رکن الدین فرماتے ہیں کہ حضرت شمس الہند قدس سرہ کے اصطبل میں ایک دن حضرت صاحبزادہ امین شاہ گھوڑوں کو چارہ ڈال رہے تھے کہ اچانک آپ کی نظر گھوڑیوں کے بالوں پر پڑی وہ گوندے ہوئے تھے اور ایسی شرارتیں جنات اکثر کیا کرتے تھے۔ آپ وہ بال روزانہ کھولتے رہتے۔ ایک دن آپ بال کھولتے ہوئے فرمانے لگے جنات نے بڑا تنگ کیا ہوا ہے تو جس طرف آپ کھڑے تھے جنات نے اس طرف سے شہتیر گرادیا عین اس وقت حضرت شمس الہند سمبڑیال میں تشریف فرما تھے۔

حضرت نے وہیں سے تصرف فرماتے ہوئے اس شہتیر کو جس کے نیچے صاحبزادہ صاحب اور گھوڑیاں تھیں پکڑے رکھا باقی چھت گر گئی۔ چھت کے گرنے کی آواز سے لوگ دورے آئے۔ لوگ مٹی ہٹانے لگے حضرت خواجہ امین شاہ قدس سرہ نے آواز دی بھائی میں صحیح سلامت ہوں۔ قبلہ والد صاحب کا ہاتھ شہتیر کو تھامے ہوئے ہے۔

حضرت شمس الہند قدس سرہ نے اپنے روحانی تصرف سے جنات کو حکم دیا کہ میرے علاقہ آلومہار شریف اور مضافات کے لوگوں کو ہرگز تنگ نہ کریں نیز آپ نے متوسلین کو فرمایا کہ اگر کسی کو کوئی سرکش جن تنگ کرے تو صرف میرا نام لینے سے جن بھاگ جائے گا۔ چنانچہ حضرت پیر سید رحمت علی شاہ نے فرمایا میں نے اس عمل کو کئی بار آزمایا اور بحمد تعالیٰ مجرب پایا۔

حضرت خواجہ رکن الدین فرماتے ہیں کہ جنات نے بھی حضرت شمس الدین سے اکتساب فیض حاصل کیا۔ جنات بھی حضور کی بیعت سے مستفیض ہوتے تھے۔ بعد میں حضرت شمس الہند نے انہیں دربار کے باغیچہ میں منتقل کردیا اور اب تک وہاں ہیں۔

## چور قطب بن گیا:

ایک روز کا ذکر ہے کہ حضرت شمس الہند قدس سرہ ضلع گجرات کے کسی گاؤں میں تشریف فرما تھے کہ آلومہار شریف کے اصطبل میں امیر الدین نامی شخص جو کہ ایک مشہور ڈاکو تھا آن گھسا۔ جس گھوڑی کو کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھاتا ساتھ خود بھی لپٹ جاتا۔ جب چوری کے ارادہ سے توبہ کرتا تو آزاد ہو جاتا مگر لالچ بری بلا ہے پھر جب گھوڑی کھولنے کا ارادہ کیا تو ہاتھ باندھے گئے آخر وہ اسی طرح گھوڑی لے کر بندھے ہاتھوں کے ساتھ چل پڑا اور رات بھر سفر کرتا رہا لیکن جب صبح ہوئی تو اپنے آپ کو اسی اصطبل اور حویلی میں پا کر حیران ہو گیا۔ شرم کے مارے توبہ کر کے گھوڑی کو اصطبل میں باندھ کر آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا تو آپ مسکرا کر حاضرین سے فرمانے لگے بھائی!

**''اس جوان نے ساری رات بہت محنت سے سفر کیا ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ اس کی محنت کا حق ادا کریں''**

جوان یہ سن کر چیخیں مار مار کر رویا، چلایا اور قدموں میں نثار ہونے لگا۔ آپ نے نظر کیمیا اثر سے اس کو دیکھا اور سینے سے لگا کر چور سے قطب بنا دیا۔

## نگاہِ ولی:

ایک مرتبہ دوران سفر آپ عقیدت مندوں کے ہمراہ ضلع سیالکوٹ کے پیر سلہر نامی گاؤں میں کچھ دیر کے لئے ٹھہرے اور وہاں کے لوگوں کو تبلیغ فرمائی۔ آپ کے روحانی تسرف سے اس گاؤں کے تمام لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے وہاں کے لوگ اس سے پہلے ایک جاہل پیر کے مرید تھے جب اس پیر کو اس بات کا علم ہوا تو بڑا اسٹپٹایا۔ اس نے اپنے ایک مرید کو اس کام کے لئے تیار کیا کہ آئندہ جب وہ پیر اس گاؤں میں آئے تو اُس کو مار کر گاؤں سے نکال دے۔

اگلے برس جب آپ دوبارہ عقیدت مندوں کے ہمراہ اس گاؤں میں تشریف لائے تو اس جاہل پیر کا سرکش مرید لاٹھی لے کر آپ کی طرف بڑھا وہ بڑے زور و شور سے آیا اور مسجد کے دروازے پر لاٹھی لے کر کھڑا ہو گیا۔ آپ نے ایک نظر بھر کر اُسے دیکھا تو وہ حالت وجد میں اُچھلا اور دروازے کے قریب ایک برساتی نالے میں جا گرا۔ وجد کی حالت میں کبھی تالاب کے اندر تو کبھی تالاب سے باہر پانی میں دو دو گز اُونچا اچھلتا۔ اس کے گھر والے آپ کی منت سماجت کرنے لگے۔ آپ فرماتے کہ بھائی اس کو ذرا صاف ہو لینے دو۔

بعد میں وہ آپ کے قدموں میں آ گرا۔ آپ نے اس کو حلقہ بیعت میں داخل فرمایا اور ایک ہی نظر میں اولیاء اللہ کی صف میں کھڑا کر دیا۔ وہ تا زندگی آپ کی غلامی میں اور دین اسلام کی خدمت میں مصروف رہا۔